

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

عموماً ہمارے ملک کے لوگ اِسبات کی ڈینگ مارے بغیر نہیں رہتے کہ ہندوستانی چاردیواری میں رہنے والی مستورات عصمت اور عفت میں باقی اقوام کی عورات پر ترجیح رکھتی ہیں مگر غور کا چشمہ لگا کر یہہ نہیں دیکھا جاتا کہ اخلاقی حالت کا صحیح اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہم اِس ضمن میں اخبار انیس ہند کے ایک ہندو کارسپانڈنٹ کے مضمون پر داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے جو بالکل صحیح فرماتا ہے کہ پردہ کی رسم سے اخلاقی حالت کا اندازہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ "کیونکہ اگر کسی آدمی کو جیلخانہ میں قید رکھا جاوے اور اُسکی اِسقدر محافظت کیجاوے کہ کوئی اُس سے بات تک نہ کر سکے اِسپر اگر کہا جاوے کہ یہہ آدمی بہت نیک چلن ہے۔ تو یہہ اُسکی تعریف ہی کیا ہے۔ ہاں البتہ اگر آزادی کیحالت میں بھی وہ آدمی کوئی عیب نہ کرے اور اپنے چال چلن کو درست رکھے۔ تب بیشک کہہ سکتے ہیں کہ وہ آدمی نیک چلن ہے۔ بعینہٖ یہی حال ہماری عورتوں کا ہے۔ کہ اُنکو چار دیواری کے اندر قید رکھکر مختلف قسم کے پردے کئے جاتے ہیں کسی غیر مرد کی شکل تک وہ نہیں دیکھ سکتیں۔ پھر اُنکا نیک چلن رہنا کہاں کی عصمت ہے"۔ آگے چلکر آپ فرماتے ہیں کہ اخلاقی طاقتیں جسمانی طاقتوں کی طرح نشوونما ہوتی ہیں۔ عورات جو پردہ میں رکھی جاتیں ہیں۔ اُن کے اخلاق کمزور ہوتے ہیں اور اِس کے دور کرنے کیلئے "اُنکو مردوں سے ملنے اور بات چیت کرنے کا موقع دیا جاوے تاکہ اُنکی اخلاقی حالت مستحکم اور مضبوط ہو"۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ہم آپ کے لائق مضمون سے زیادہ اخذ نہیں کر سکتے۔ مگر آخری تاثیر پذیر کلمات آپ کے خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں جو یہہ ہیں "اے وطن کے محبو! ہند کے خیرخواہو! قوم کی ترقی چاہنے والو! اپنی عورتوں کی عفت اور عصمت کی ڈینگیں مارنے والو! اگر آریہ ورت کی ترقی چاہتے ہو۔ اگر آپکی خواہش ہے کہ تمہاری عورتوں میں سچی عصمت اور اصلی پردہ قائم ہو تو اُنکو پردہ سے آزادی دو۔ گھر کی چار دیواری کے اندر قید مت رکھو۔ بلکہ اُنمیں اخلاقی مضبوطی پیدا کرنیکی کوشش کرو جس سے قوم کا سدھار اور ملک کی ترقی ہو"۔

انیس ہند میں مفصلہ ذیل ریمارک شریر ٹپالوی کا قابل توجہ اہالیان ہند ہے۔ "کاش کیا ایسا بھی ممکن ہے کہ تمام اقوام اور مذاہب کے لوگ از مخصوص ہمارے اِس آریہ ورت کے باشندے جو بسبب انقلاب زمانہ بہت سی ضعیف الاعتقادیوں میں مبتلا ہو کر اپنی قدیمی مذہبی عظمت اور اخلاقی ترقی کو خاک میں ملا بیٹھے۔ عقل سے جو کہ اِنسان میں بہت بڑا خداداد جوہر موجود ہے اِن معاملات میں کام لیں اور اپنے مذہبی عقائد اور خیالات کو دوبارہ انصاف کی ترازو میں تولیں اور تعصب کو ایک طرف رکھکر غور کا چشمہ لگا کر دیکھیں کہ کہانتک ہم راہِ راست پر ہیں۔ اور ایک ایسے مذہب کی توسیع اور پیروکاری میں جان و مال سے کوشش کریں۔ جو سب مذہبوں سے پُرانا بے تعصب اور تحقیقات سے بالکل سچا ثابت ہوا ہو اور جسکی پاک کتابوں کے کلامِ الٰہی ہونے میں دلیل یا شک کو مطلق گنجائش نہ ہو۔ تاوقتیکہ وہ اِس عُقدہ کے حل کرنے میں توجہ مبذول نہیں کرتے۔ اور بیہودہ خیالات اور جھوٹے عقائد کو اپنے دماغ سے نکالکر ایک سچی مذہبی روشنی سے اپنے دل کو منور نہیں ہونے دیتے ہمارے نزدیک وہ اِس مصرع کے مصداق ہیں۔ (ع)

ہرکس بخیالِ خویش خبطے دارد . . . . . .

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ اڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب ۔ پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } اسسٹنٹ ایڈیٹرز

سلکِ خیالات

ناظرین مسیحی کی نظر سے وہ مضمون گذرا ہوگا جو اُس پیپر میں زیرِ عنوان "سلکِ خیالات" شایع ہو رہا ہی۔ اوّل تو مصنّف مضمون نے بڑی صنعت کاری سے ذرِ اصلاح کو سلکِ خیالات میں منسلک کیا ہی اور پھر کچھ اِس قسم کے مضامین ہوتے ہی ایسے دلچسپ ہیں۔ کہ لوگ اُن کو بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ ہم نے بھی اِس مضمون کو اِسی طرح پڑھا۔ اور جس طرح مصلح نامعلوم کے اور احباب نے اُن کو داد دی اور اظہار ہمدردی سے اُنکا حوصلہ بڑھایا۔ اُسی طرح ہم بھی داد دیتے اور اپنی ہمدردی بذریعہ اِن الفاظ کے ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا کو کئی باتوں میں اصلاح کی اشد ضرورت ہی۔ اور وہ شخص جو اِس اہم خدمت کی انجام دہی کا بیڑا اُٹھائے۔ اُس کی ہمّت کو جزاک اللہ اور مرحبا کہکر بڑھانا چاہیے ٭

مگر ہم سلکِ خیالات کی نسبت یہہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں اِس لڑی میں ایک گرہ ایسی معلوم ہوتی ہی جو ناموزون بلکہ نامناسب ہی۔ لیکن اِس سلک کی سلسلہ جنبانی کرنے سے پیشتر ہم مشنری صاحبان سے مخاطب ہوکر یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ مصلح کے خیالات سے ناراض نہوں بلکہ اُنھیں توجہ سے پڑھیں اور اُن سے فائدہ اُٹھائیں۔ اگرچہ ٹرنگ (کیونکہ مصلح بھی ایک قسم کا ٹرنگ ہی ہوتا ہی) کے ریمارک اُنہیں جن پر کریٹسزم کیا جاتا ہی اچھے نہیں لگتے خصوصاً اُس وقت جبکہ نکتہ چینی مخالفانہ یا حاسدانہ طور پر کیجائے (ہمارا مصلح اِس عیب سے بری ہی) لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ نکتہ چینی خواہ دوستانہ یا مخالفانہ کسی صورت میں کیجائے نکتہ چین اپنے ریمارک سے وہ کام کرتا ہی جو دوست نہیں کر سکتا۔ پس مشنریوں اور ہندوستانی کلیسیا کو ایسے مضامین سے ناراض و ناخوش نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اُن کو پڑھکر اِس بات کی پڑتال کرنی چاہیے کہ آیا جو کچھ ہماری نسبت کہا گیا وہ صحیح ہی یا نہیں۔ اگر صحیح ہی تو اُس کی اصلاح کس طرح کرنی چاہیے۔ ہم اِس بات کو مانتے ہیں بلکہ مصلح بھی اِس بات کا مقر ہی کہ مشنریوں میں ایسے صاحبان ہیں جنکی جدائی کا نام سُنکر کلیجہ منہ کو آتا ہی۔ جنہوں نے اپنی مسیحی محبت سے ہندوستانی مسیحیوں کے دلوں میں ایسا گھر کیا ہی کہ عزیزوں کی جدائی ایسی شاق نہیں گذرتی جیسی اُنکی مفارقت کا قلق ہوتا ہی۔ مشنریوں کی ذات اور وجود سے جو فائدہ عام طور پر ملک ہندوستان کو اور جو برکتیں خاص طور پر مسیحی کلیسیا کو اِس مبارک گروہ سے حاصل ہوئیں۔ اُن کا انکار کرنا پرلے درجہ کی کورنگی اور ناسپاسی بلکہ محسن کُشی ہی۔ ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی تواریخ کا پہلا باب ہمیشہ مشنریوں کی سچی ہمدردی اور خود انکاری پر مشتمل ہوگا سو اِن سطور سے نہ کنایتہً اور نہ وضاحتاً ہمارا یہہ مطلب ہی کہ مشنریوں میں فی الواقع وہ نقص اور قصور پائے جاتے ہیں۔ جو اُنکی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ہمارا مطلب فقط یہہ ہی کہ مصلح کی آواز یہہ ظاہر کرتی ہی کہ ملکی مالی اور سوشل تبدلات کے سبب سے اب وقت کا مقتضی یہہ ہی کہ اُس ربط ضبط اور باہمی اختلاط و ارتباط میں جو دیسی اور ولائتی عیسائیوں میں پایا جاتا ہی۔ وقت کے مناسب حال ایسی تبدیلیاں آنی چاہئیں جو مشرقی اور مغربی دلوں کو ایک دل بنائے رکھیں۔ ہم سچی محبت سے متحرک ہوکر یہہ الفاظ لکھتے ہیں کہ اُستاد اور شاگرد سکھانے والے اور سیکھنے والے میں جب تک ایک خاص نسبت اور تعلق پیدا نہو تب تک جانبین میں سے کسی کو کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہماری دانست میں کامیابی کی کلید یہی ہی کہ متعلم کے دل پر پہلے معلم کی عزت اور رُعب اور محبت منقش ہونی چاہیے۔ نظر بریں خیال ہم یہہ عرض کرتے ہیں کہ اگر اصول اعلیٰ میں کچھ فرق نہ آئے تو اُس وتیرہ اور روش کو جو سیکھنے والوں کے دلوں کو مسخر کر سکتا ہی۔ ضرور اختیار کرنا چاہیے ہم اُن صاحبان کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے جو یہہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم انجیل سنانے آئے ہیں۔ لوگوں کو خوش کرنے نہیں آئے یہہ سچ ہی کہ انجیل ایک قدرت طبعی اور ذاتی اپنے میں رکھتی ہی۔ جو بدون امداد انسانی قدرت کے کام کرتی ہی۔ تاہم یہہ بھی صحیح ہی کہ جب تک سُننے اور سنانے والوں میں دوستانہ تعلق ہو۔ تب تک سنانا ایسا ہوگا۔ جیسا دیوار کو٭

اب ہم سلکِ خیالات کیطرف راجع ہوکر از روئے انصاف یہہ کہنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ بہت سی باتیں مشنریوں کے حق میں ایسی کہی جاتی ہیں۔ جو محض بے بنیاد ہیں اور جن کا الزام اُنپر عائد نہیں ہوتا۔ اور کئی باتیں اُن سے ایسی طلب کیجاتی ہیں جن کا طلب کرنا ہندوستانی عیسائیوں کا حق نہیں۔ وہ اپنے دستورات۔ اپنے لباس و پوشاک اپنے طرزِ معاشرت کو صرف اِس خیال سے کہ ہندوستانیوں کے ساتھ زیادہ خلط ملط ہوں چھوڑ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ اپنے دستوروں اور ملکی رواجوں کو ہند کے دستوروں اور رواجوں سے افضل اور بہتر سمجھتے ہیں۔ اور جبکہ اُن کے اوضاع و اطوار پر تہذیب کی مہر لگی ہوئی ہی (اور ہندوستانیوں کی تقلید اور نقل سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہی کہ وہ یورپین طرز معاشرت کو زیادہ مہذب اور مؤدب سمجھتے ہیں) اور وہ اپنے طریقوں کو صدق دلی سے بہتر اور انجیل کی تعلیم کے مطابق تصور کرکے بطور اصول کے اُن کے پابند ہیں۔ تو

کب ممکن۔ بلکہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ اعلیٰ اثر کو چھوڑ کر کمتر کو اختیار کریں۔ اِس سے ہمارا یہہ مطلب نہیں کہ پھر ہندوستانیوں کو بھی اُنہیں کے طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ نہیں ہرگز نہیں مطلب صرف یہہ کہ آیا وہ اپنے طریقوں کو بہتر سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں تو کس اصول سے اُنہیں ترک کریں۔ اگر ہندوستانی بھی اپنے طریقوں کو بہتر سمجھتے ہیں تو وہ اُنہیں قائم رکھیں *

ہم اِس بات کو اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ ہندوستانی طرز رہائش میں تبدیلی پیدا کرنے کا باعث یا سبب صرف مشنری ہی نہیں۔ بلکہ وہ اصول ہے۔ جو جتھا راجا تھا پر جا کے الفاظ میں ضرب المثل کا کام کر رہا ہے۔ ہائی سرکل آف سوسائٹی میں اُٹھنے بیٹھنے کی تمنا ہماری دھوتی اور تہبند اُتار کر ٹوپی اور پتلون پہناتی ہے۔ اور پہننے والوں کو قوم کے باقی حصہ سے اجنبی بناتی ہے بھلا اُن نوجوان پرستاران فیشن کی نسبت جو ٹوپی کوٹ پتلون زیب تن کر کے ہندوستانی عیسائیوں سے سیدھے منہہ سے بات بھی نہیں کرتے۔ ہمارا مصلح کیا کہیگا۔ کہ اُنہیں بھی مشنریوں نے یہہ سبق سکھایا کہ تم صاحب لوگ بنجاؤ جہانتک ہم قیاس کر سکتے ہیں ہم کو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کی اِن مشکلات کا باعث مشنریت نہیں بلکہ صاحبیت ہے۔ مشنریوں کی جان آفت میں آرہی ہے۔ کبھی کسی ہندوستانی عیسائی سے یہہ سُن پاتے ہیں کہ ہندوستانی دستوروں کو ہندوستانی کلیسیا میں قائم رکھنا چاہئے۔ انگریزیت انکو خراب کریگی۔ یہہ سنکر وہ بیچارے ہندوستانی دستوروں کی تائید میں اِسقدر قدم اُٹھاتے ہیں کہ دوسری حدتک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اُن کو تنگدل اور ہندوستانی عیسائیوں کی ترقی کو دیکھکر جلنے والے کہا جاتا ہے۔ اور پھر جب وہ دوسری طرف چل نکلتے ہیں اور حدثانی کے آس پاس پہنچتے ہیں تو یہہ آوازہ کشی ہوتی ہے کہ اِن مشنریوں نے اپنے طریقہ سکھا کر ہمارے لڑکوں کو تباہ اور ہماری لڑکیوں کو برباد کر دیا۔ اب ان مشکلات کا یہی باعث ہے کہ ہمارے مشنری صاحبان فارینر ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے۔ اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ کونسی سوشل حالت ہندوستانی مسیحیوں کے لیے بہتر اور کافی ہوگی۔ اور نہ ہندوستانی عیسائی خود کوئی ایسی حالت ابھی تجویز کر سکتے ہیں کیونکہ کلیسیا ابھی شیرخواری کے عالم میں ہے۔ ہماری رائے میں اُس نیچرل طریقہ سے جس کے مطابق کچھ عرصہ تک ترک و تسلم کا عمل جاری رہتا۔ کوئی رسم رد کیجاتی اور کوئی دستور قبول کیا جاتا ہے اور یوں کچھ مدت بعد قوم ایک دوامی سوشل حالت تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی لئے ہندوستانی مسیحی قوم بھی چلتے چلتے اس منزل تک پہنچ جائیگی۔ جہاں اُس کے دستوراتِ مروجہ اور رسوماتِ مقررہ میں مغایرت کی بُو نہیں آئیگی۔ ابھی کچھ عرصہ تک ایک طرف سے یہہ سنا جائیگا کہ امیدواران شوہری کو جب جب اور جہاں جہاں موقع ملے اپنی دلربا ان ٹنڈڈ سے ملنا چاہئے۔ (اور کچھ کشش مقناطیسی بھی اس میں ایسی ہوتی ہے کہ مصلح وغیرہ بھی اپنے وقت پر اسکو اگر فرض نہیں تو جائز اور روا تو تصور کر ہی لیتے ہیں۔) اور دوسری طرف سے یہہ آواز بلند ہوگی۔ اِس بے حیائی نے ہم کو انگشت نما بنا رکھا ہے۔ اِس سے بچاؤ۔ اِسی اینچا تانی میں کسی نقطۂ اعتدال پر آخری فیصلہ کا قدم جا پڑے گا۔ دونوں طرف کی خوبیاں اختیار کی جائینگی اور قباحتیں ترک کر دیجائینگی *

وہ گھاؤ جو دوست کے ہاتھ سے لگیں پُر وفا ہیں

آجکل ایسا موقعہ ہے کہ مذکورہ بالا مسئلہ دل و جان سے قبول کیا جائے۔ بہت لوگ موجود ہیں جو کہ مشن کے طریقوں میں اور کلیسیا کے کاموں میں بہت کچھ اصلاحوں کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور اظہار رائے بھی کرتے ہیں کہ یہہ بات بدیہی ہے کہ مُصلح پہلے طریقوں کی اِصلاح کرنے میں ضرور چوٹ لگا کر رہیگا۔ اور غالباً طرفِ ثانی سے کچھ نہ کچھ جواب دیا جائیگا۔ علاوہ اِس کے یہہ بھی یاد رہے کہ مُصلح کا کام نہ صرف عمارت کو گرانا ہے بلکہ اُس کا تعمیر کرنا بھی ہے۔ بنوں کے ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب نے گذشتہ مسیحی پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جسکی سرخی مُصلح ہے۔ اس میں دوستانہ طریقہ پر مُصلحان طریق مشن و کلیسیا کیلئے چند فرائض بتلائے ہیں۔ ہم اِس مضمون کو نقل کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین اِس پر غور کریں *

مُصلح

ایک سچا اور حقیقی دوست نقص نکالیگا جبکہ ظاہری دوست خوشامد کریگا اور ایک لاپرواہ آدمی خاموش ہو رہیگا۔ اِس لئے آپ اس سے بُرا نہ مانینگے اگر میں چند ایک خیالات جو کہ میرے دل میں جبکہ میں آپ کے آخری رسالہ میں مُصلح کے اعتراضات پڑھ رہا تھا پیدا ہوئے قلمبند کروں *

اوّل ہی اوّل میں آپ کی توجہ اِس بات پر دلاتا ہوں کہ کسی عمدہ عمارت یا بڑے عالیشان مکان کے نقص ظاہر کرنا تو بڑی آسان بات ہے۔ لیکن ویسی ہی ایک عمارت جو نقصوں سے بالکل مبرا ہو۔ کھڑی کرنا ایک بالکل علیحدہ بات ہے۔ سچے اور خیرخواہ مُصلح کا کام صرف نقص نکالنے ہی پر موقوف نہیں ہوتا۔ بلکہ نئے طور پر تعمیر کرنے یا از سر نو تازہ کرنے کے کام کی طرف راغب ہوتا ہے۔ مُصلح میں پہلا اور بڑا بھاری نقص جو مجھے نظر آتا ہے۔ وہ یہہ ہے کہ اِس میں از سر نو تعمیر کرانے کی خاصیت نہیں پائی جاتی۔

قریباً تمام مشنری صاحبان اِس بات پر متفق ہونگے کہ موجودہ طریقہ کے نقص نہ تو تعداد میں کم ہیں اور نہ کم درجہ کے ہیں لیکن تاہم کسی ایسے آدمی کی ضرورت ہی جو مُصلح کا سچا اور ٹھیک ٹھیک نمونہ بن کر آگے بڑھے اور جو ایسے نقصوں سے ایک بالکل بہتر طریقہ دکھلاوے۔ زمانہ کی بہت سی علامات سے ظاہر ہی کہ دیسی مسیحی لوگ موجودہ مشن کی کارروائی پر بالکل ناخوش ہیں اور جبکہ ہم مانتے ہیں کہ مشنری صاحبان کئی ایک امورات میں نکتہ چینی کئے جانے کے قابل ہیں اور موجودہ بُرے طریقوں کے واسطے ملزم ٹھہرائے جانے کے مستحق ہیں لیکن یہہ ایک علامت ہی کہ دیسی مسیحی کلیسیا ابھی کمزور اور کچی ہی جبکہ ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ وے صرف زبانی نکتہ چینی سے بڑھکر آگے کچھ نہیں کر سکتے۔ دوستانہ مباحثہ کا میدان کُھلا پڑا ہی ہمیں دکھلاؤ کہ آپ کیا کر سکتے ہیں؟ میں آپ کے آخری رسالہ کے صفحہ ۲۰۰ کے نوٹ اور رائیں سے ایک فقرہ بطور مثال کے لیتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں "اور اس حالت میں کیا بہتر نہ ہوگا کہ ہم کونسل کا فاتحہ خیر پڑھکر اپنے اپنے گھروں میں آرام سے آبیٹھیں۔ اور تاوقتیکہ روپیہ اور انتظام ہمارا اپنا نہ ہو وغیرہ وغیرہ" +

اصلاح کا واقعی ایک عُمدہ نظارا ہی لیکن ذرا ابھی تیّار نہیں کہ اس سے کچھ فائدہ حاصل ہو۔ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ آپ کو تمام اس طاقت اور زور کے ساتھ جو آپ میں ہی جدوجہد کرنی واجب ہی اور کوئی واقعی مسیحی زندہ دل کونسل یا کوئی اور کام اس روپیہ اور وسائل سے جو بالفعل آپ کے اختیار میں ہی کھڑا کرنا چاہیے +

جب کہ ہم ایسی ایک کوشش دیکھیں گے اور بالآخر میں جبکہ ہم کو اس کی کامیابی نظر آویگی۔ تو ہم ضرور ان اصلاح کے جاری کرنے میں جو کہ آپ ہمارے میں مناسب خیال کریں گے بڑے طیار۔ اور مستعد ہونگے

دوسری بات جو کہ رسالہ "ریفارمر" میں حیرت انگیز نظر پڑتی ہی۔ وہ اس بات کی کوشش ہی کہ غیر ملک کے مشنری صاحبان کو مغربی پوشاک اور اطوار نقل کرنا سکھانے کا جواب دِہ ٹھہرایا جاوے جس سے کہ دیسی عیسائیوں پر نکتہ چینی کی جاتی ہی کہ ان میں کچھ بھی حب الوطنی نہیں کیونکہ وے عجیب و غریب اور ہمیشہ تبدیل ہونے والے مغربی طریقوں کی خاطر اپنے ملک کے سالہا سال کے اطوار اور طریقوں کو حقیر سمجھکر بالکل متنفر ہو جاتے ہیں +

انگریز لوگ حب الوطنی سے بڑھکر کسی وصف کی زیادہ تعریف نہیں کرتے اور بہت سے مشنری صاحبان بھی حب الوطنی۔ ہندوستان کی محبت اپنے شہر اور گھروں سے پیار اپنے دیسی اطوار اور رسومات کی اُلفت جو کہ نئے مُریدوں کے دلوں میں شعلہ زن ہوتی ہیں کو دیکھکر نہایت ہی خوش ہوتے ہیں +

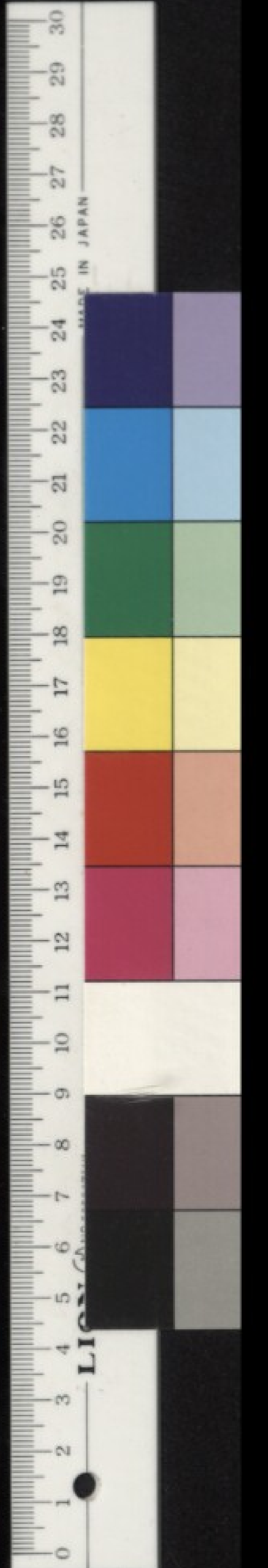
اکثر حالات میں دیسی اطوار اور پوشاک مغربی اطوار اور پوشاک کی نسبت یہاں کے مُلک اور موسم دونوں کو نہایت ہی خوشگوار ہیں۔ تمام پوشاک خوراک اور اطوار کی تبدیلی کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہی۔ نہیں ہرگز نہیں اپنے ملک اپنے پُرانے دستور اور باپ دادا کے طریقوں پر فخر کرو۔ یہاں تک کہ وہی خُدا تعالےٰ کے قوانین کے برخلاف نہ ہوں اور تم کو معلوم ہوگا کہ دیسی مسیحیوں کو کس قدر زیادہ عزت یورپین لوگوں اور غیر مسیحی دیسیوں سے ملتی ہی +

اِس وقت ایک طرف سے تو تم ہماری نکتہ چینی کرتے ہو اور دوسری طرف سے ہماری نقل کرتے ہو مزید براں پھر تم ہماری نکتہ چینی کرتے ہو کیونکہ تم نے ہماری نقل کی ہی اس کا سبب یہہ نہیں کہ مشنری صاحبان مغربی طریقوں اور دستورات کا اختیار کیا جانا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ یہہ ہی کہ بہت سے ایسے لوگ کلیسیا میں داخل ہوتے ہیں۔ جو کہ مسیح کی تلاش میں نہیں بلکہ نوکری یا عزت کے متلاشی ہیں یا کہ وے کسی اور دنیاوی لالچ کی اُمید میں ہیں +

درحقیقت مشنری صاحبان ان لوگوںکو داخل کرنے کے واسطے جواب دِہ ہیں اور یہاں تک ان پر الزام لگانا بھی جائز ہی۔ لیکن میری دانست میں ہم سب کو ایک دیسی کلیسیا کا جس میں تمام دیسی شامل ہوں ہونا زیادہ پسند کرنا چاہیے۔ اگرچہ اس بات سے ہم کو دوسرے درجہ ہی کی جگہ کیوں نہ ملے۔ اور بجائے حاکمان کلیسیا ہونے کے ہم خادمان کلیسیا۔ جیسا کہ ہم کو پہلے ہی سے ہونا چاہیے تھا کیوں نہ بنجاویں +

ہمیں دیسیوں کو کچھ حقیقی کام کرنے اور اپنے آپ کو مغربی نگرانی اور دخل کے زنجیروں سے علیحدہ ہو کر دیسی قاعدوں پر کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہیے اور ہم سب اُنکی کامیابی کے لئے دعا مانگیں گے۔ لیکن صرف بات کرنے سے کبھی کوئی شہر تعمیر نہ ہوا۔ اگر آپ چیزوں کی موجودہ حالت کو پسند نہیں کرتے تو ہماری نقل کرنا چھوڑ دو۔ اور سلام کرنا اور یہہ کہنا کہ حضور کی مرضی ترک کر دو۔ اور کوئی اپنا کام نکالو۔ اور کسی یورپین کو نہ تو آنے اور نہ دخل دینے دو جس سے کہ سب لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ تم کیا کر سکتے ہو + (ٹی۔ ایل۔ پینل)

اِسپر ہم بھی ایک دو بات کہا چاہتے ہیں۔ اوّل جو مُصلح کے فرائض کو مدِ نظر رکھکر نقص نکالتا ہی۔ مشنری لوگ اُس کے شکر گذار ہیں کیونکہ وہ گھاؤ جو دوست کے ہاتھ سے لگتے ہیں پُروفا ہیں البتہ اگر نقص اِس طرح نکالے جاویں جس طرح کہ ایک انجان آدمی سرسری نظر میں بڑے بڑے انجنیروں کی عمارتوں میں بھی دو چار نقص نکال سکتا ہی۔ تو اس قسم کے نقص شاید کچھ شکر گذاری کے قابل نہ سمجھے جائیں گے + دوم۔ اگر کوئی مشنری الساہو جس نے کہ پرانے طریقہ کو بُت بنا رکھا ہو یا اگر طرف ثانی



میں کوئی ایسا مُصلح ہو جو کہ نیا طریق بتلائے۔ اور اُس پر عمل کئے بغیر ناحق نکتہ چینیاں کرتا ہو تو یاد رکھنا چاہئے کہ سب ایسے شخص بے فائدہ ہیں۔ خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔

سوم۔ ضروری امور یہہ ہی کہ جس قدر اس امر میں مشنریوں کا بس چلے اس ملک کی نئی کلیسیا اور ہندوستانی بھائیوں کے آگے میدان کھلا رکھیں تاکہ انکو کامیابی کے لیے دوڑنے کا موقع ملے ان کے پاؤں پر کسی مغربی طریقہ کی ایسی بندش نہ ڈالی جاوے۔ جس سے انکی رفتار میں روک واقع ہو۔ چہارم۔ ہندوستانی مسیحیوں کو واجب ہی کہ پہلے موجودہ میدان ترقی کو جو سامنے کھلا پڑا ہی طے کرلیں اور کامل اُمید اور یقین رکھیں کہ آگے کی رکاوٹیں بھی خود بخود ہٹ جائیں گی۔ اس سے کیا فائدہ کہ ترقی کے موجودہ کھلے ہوئے میدانکو طے کئے بغیر ہی آگے کی رکاوٹوں کا ذکر کریں۔ ہم دل و جان سے مانتے ہیں کہ ضرور ہی کہ میدان اور بھی زیادہ کھل جائے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیے دلیلیں پیش کرنا اور نقص نکالنا بھی مناسب سمجھا جاسکتا ہی بشرطیکہ ساتھ ہی ساتھ حال کی حیثیت کے موافق عمل بھی ہو۔ پنجم۔ اصلاح کرنے میں یہہ جملہ لوگ زبان زد ہی کہ اگر فلاں حالت نہ ہوتی تو ہم یوں کر دکھاتے۔ بلکہ یہہ خیال رہے کہ ہم ایسی حالت میں ہیں تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس قول کو ترک کر دینا چاہئے کہ اگر مشن نہ ہوتا تو ہم یہہ کر دکھاتے مشن تو موجود ہی اور ظاہراً یہہ خدا کی مرضی کے برخلاف نہیں ہوا۔ پس یہہ کہنا چاہئے کہ مشن کے ہوتے ہوئے ہم کو اپنی ہمت اور بہادری اور سخاوت سے کیا کیا کرنا واجب ہی۔ سابق پریزیڈنٹ امریکہ بنجمن ہریسن کا یہہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہی کہ (We are faced not by a Theory but by a condition) یعنی ہمارے روبرو ایک اصلی حالت درپیش ہی نہ فرضی۔ کسی فرضی حالت کو مدنظر رکھکر اس پر سینکڑوں کاغذ کے صفحے سیاہ کر ڈالنا محض بے فائدہ ہی۔ پس اے بھائیو! اے دوستو! ہم موجودہ حالت کی دقتوں سے دوچار ہوکر اور یہہ جان کر کہ دونوں فریق خدا کی بادشاہت کی ترقی کے مشتاق ہیں ایک دوسرے پر بھروسا کرکے اور آپس میں صلاح و مشورہ کرکے خدا کے فضل سے کامیابی حاصل کریں۔ بالآخر ہمارے خیال میں یہہ بہت مناسب ہوگا کہ تمام صاحبان خواہ کسی مشن کے ہوں جو ایک طرف کی اصلاحیں اور دوسری طرف کی ترقی کی ضرورت معلوم کرتے ہیں ایک کانفرنس کرکے صلاح و مشورت کریں +

مُرسلات

نئی زندگی

نئی زندگی کے معنے وہ زندگی ہی جو نئی ہی۔ یعنے وہ زندگی جو پہلے نہ تھی۔ بلکہ بعد میں پیدا ہوئی ہی۔ "جو جسم سے پیدا ہوا ہی جسم ہی اور جو روح سے پیدا ہوا ہی روح ہی" اس آیت سے ظاہر ہوتا ہی کہ نئی زندگی کیا ہی۔ ایک زندگی جو جسم سے ہی اُس کی ذات جسمانی ہی۔ اس لیے قدرتی انسان (Natural man) جسمانی ہی جب تک روح سے پیدا نہ ہو تب تک انسان جسمانی خواہشوں کو پوری کرنا چاہتا ہی۔ تب تک انسان کی زندگی کا مقصد جسمانی آرام ہی +

جسم کیا شے ہی؟ جسم زمین کی خاک ہی۔ زمین کی خاک سے پہلے انسان کا جسم بنا تھا۔ اس لیے قدرتی انسان زمین کی خاک کو پیار کرتا ہی۔ اس خاک میں زندگی کی ساری اُمید رکھتا ہی۔ اس خاک کو لیکر کبھی ہنستا اور کبھی روتا ہی۔ اس دنیا میں اتنے جھگڑے کیوں ہیں۔ اتنی دشمنی کیوں ہی؟ اسلیے کہ دنیا کے لوگ خاک کو چاہتے ہیں۔

انسان چاہتا ہی کہ میں خوشنما گھر میں رہوں اور خوبصورت پوشاک پہنوں۔ اور لذت والے کھانے کھاؤں۔ انسان خوبصورتی کا پیاسا ہی۔ اسلیے کہ انسان یعنے قدرتی انسان جسم سے پیدا ہوا ہی۔ اور یہہ ساری دنیوی چیزیں جسم کے متعلق ہیں۔

لیکن* جو روح سے پیدا ہوا ہی وہ روح ہی۔ خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ یہہ پھونک جس سے کہ آدم کو زندگی ملی وہی روحانی زندگی ہی۔ پھونک ایک قسم کی ہوا ہی۔ یونانی "نیوما" لفظ کے معنے ہوا اور روح دونو ہیں۔ (دیکھو یوحنا ۳: ۸) سو پھونک سے جو پیدا ہوتا ہی۔ زندگی کی ہوا یعنے روح ہی۔ آدم کی پہلی پیدائش خاک سے دوسری پیدائش اس پھونک یعنے روح سے۔ جس دن انسان نے گناہ کیا اُس دن یہہ پھونک یعنے روح رخصت ہوئی۔ یعنے خدا کی پھونک یعنے روح انسان میں نہ رہی انسان اس پھونک کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا ہی بلکہ صرف جسم یعنے خاک کے ساتھ اس دنیا پر آتا ہی۔ اس لیے اس جسمانی پیدائش کا نام خاکی پیدائش یعنے پُرانی زندگی ہی۔ خاک ایک فانی شے ہی۔ اس لیے یہہ پُرانی زندگی

* مسودہ ہذا کا [illegible] مضمون [illegible] کے خیال کے بموجب انسانی خلقت کی تشریح یا تقسیم کا بیان کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ انسان باڈی سول اور سپرٹ (Body, Soul, Spirit) سے مرکب ہی۔ مگر اس جگہ ایک مغالطہ پڑتا نظر آتا ہی۔ اور وہ یہہ ہی کہ لفظ روح کس انگریزی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہی۔ سپرٹ (Spirit) کا یا سول (Soul) کا +

(ایڈیٹر)

بھی ایک فانی شے ہی اور موت کی جھیل میں ڈالی جائیگی اِسلئے وہ انسان جو صرف جسمانی ہی اور جسم کی خواہشوں کے پیچھے پیچھے پھرتا ہی۔ اُس کا آخری انتظام موت کی جھیل میں ہوگا جہاں آگ نہیں بجھتی اور کیڑا نہیں مرتا ہی ۔"

اگر اس موت کی جھیل سے بچنا چاہتے ہو۔ اگر زندگی کے چشمہ خدا کے پاس ابد تک رہنا چاہتے ہو۔ تو تمکو دوبارہ پیدا ہونا پڑیگا۔ یعنے روح سے پیدا ہونا پڑیگا کیونکہ "جو روح سے پیدا ہوا ہی سو روح ہی"۔ یہی روح غیرفانی ہی اور اس روح کا نام خدا کی پھونک ہی۔ مُردہ خاکی جسم میں جب پھونک ماری گئی تب ہی آدم جیتی جان ہوا۔ ہمارے اس مردہ خاکی جسم میں پھونک مارنے سے ہم بھی جیتی جان ہونگے +

اِس پھونک کا نام نئی زندگی نئی پیدایش ہی "یسوع نے جواب دیکر اس سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی سرِنو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا"۔ اِس سرِنو پیدا ہونے کا نام نئی زندگی کو حاصل کرنا ہی +

کوئی خودبخود پیدا نہیں ہو سکتا۔ کسی کے پیدا ہونے کے لئے ایک پیدا کرنے والے کی ضرورت ہی اِسلئے ہم آپ ہی سرِنو پیدا نہیں ہو سکتے۔ سرِنو پیدا ہونا یعنے نئی زندگی ہمارے اختیار میں نہیں ہی۔ اگر کوئی مہربانی کرکے ہمکو سرِنو پیدا کرے تب ہی ہم سرِنو پیدا ہو سکتے اور نئی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

تیسری آیت میں یونانی "اینوتھین" کا ترجمہ سرِنو کیا گیا ہی۔ لیکن لفظ "اینوتھین" کا لفظی ترجمہ "اوپر سے" (from above) ہی۔ "یعنے اگر کوئی اوپر سے پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا" اس لئے ہمارا سرِنو پیدا ہونا اوپر سے ہونا چاہئے۔ ہماری نئی زندگی اوپر سے یعنے آسمان سے ملتی ہی۔ اِس اوپر یعنے آسمان سے پیدا ہونے کا نام پھونک ہی۔ ہم جب پیدا ہوتے ہیں تو اوپر سے ایک شخص پھونک مارتا ہی +

اِس پیدائش کے مالک ہم نہیں ہیں بلکہ وہ شخص ہی جو پھونک مارتا ہی جس خداوند نے آدم کے نتھنوں میں پھونک مار کر اُسکو جیتی جان کیا تھا وہی خداوند اِس نئی پیدائش کا مالک ہی ہماری نئی زندگی خدا کی طرف سے دیجاتی ہی اِس لئے نہ صرف یہہ نئی زندگی ہی۔ بلکہ ایک الٰہی زندگی بھی ہی (Divine Life) سو نئی زندگی ایک الٰہی زندگی ہی۔ جب یہہ الٰہی زندگی انسان میں آتی ہی تب ہی انسان درحقیقت ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوتا ہی اِس نئی زندگی یعنے الٰہی زندگی کی چند ایک خاصیتیں یہہ ہیں +

(۱) یہہ زندگی کبھی مرتی نہیں کیونکہ یہہ زندگی الٰہی زندگی ہی اور الٰہی شے غیرفانی یہہ زندگی ہمیشہ تک رہنے والی زندگی ہی +

(۲) یہہ زندگی طاقتور زندگی ہی الٰہی زندگی میں الٰہی قوت رہتی ہی اس لئے یہہ زندگی ہماری بُرانی طبیعت کے اوپر فتحمند ہوتی ہی ہم روز بروز جسم۔ دنیا۔ اور شیطان کے اوپر فتحیاب ہوتے جاتے ہیں۔ یہہ زندگی فتحیاب زندگی ہی (Overcoming Life) +

(۳) یہہ زندگی پاک زندگی ہی کیونکہ آسمان سے اُترتی ہی +

(۴) یہہ زندگی ہمیشہ خوش ہی کیونکہ خدا میں یہہ رہتی ہی۔ یہہ زندگی ایک قایم زندگی ہی (دیکھو یوحنا ۱۵:۴) (Abiding Life) +

(۵) یہہ زندگی ہمیشہ بڑھنے والی ہی۔ درخت سے اس کی ڈالیوں میں رس آتا ہی۔ وہ رس ڈالیونکو تروتازہ رکھتا ہی۔ اور بڑھاتا ہی۔ جب ڈالیاں بڑھتی ہیں تب اس میں خوبصورت پتے پھول اور میوے لگتے ہیں۔ (دیکھو یوحنا ۔ ۱۵ باب) +

(۶) اس زندگی میں روح القدس کا پھل نظر آتا ہی۔ یعنے محبت۔ خوشی سلامتی۔ صبر خیرخواہی۔ نیکی ایمانداری۔ فروتنی۔ پرہیزگاری +

ای ناظرین یہہ نئی زندگی جو کہ الٰہی زندگی ہی اِسکو ڈھونڈو اگر اب تک تم کو نہ ملی ہو تو سنو۔ "جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا ہی حیات کو نہ دیکھے گا۔ بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہی"۔ (یوحنا ۳:۳۶)

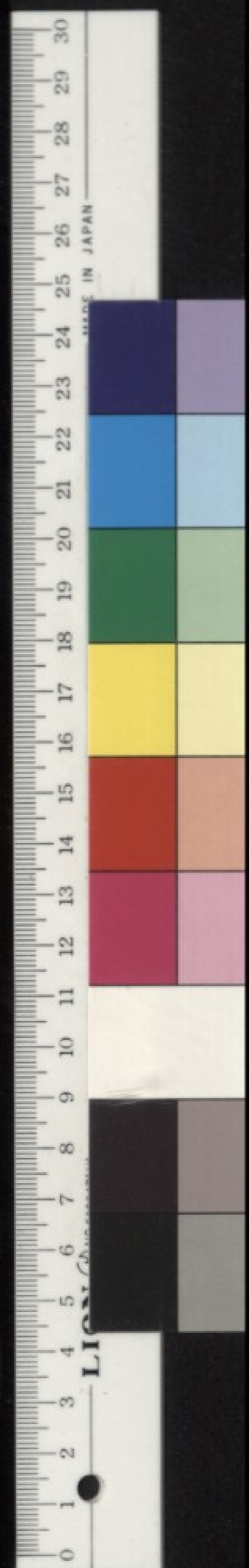
الراقم

(پادری۔ بی۔ بی۔ رائے از ناہن)

منگنی و شادی کے اخراجات

آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ تمام ملک ہندوستان میں منگنی اور شادی کے اخراجات کے متعلق کئی سال سے بحث ہو رہی ہی۔ منجملہ ان بڑی بڑی خرابیوں اور بُرے دستورات کے جو ملک میں رائج ہیں ایک یہہ ہی کہ بیاہ شادی کے موقعوں پر ازحد فضول خرچی ہوتی ہی۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ شادی بجائے ایک خوشی کے موقع کے باعث رنج و قرض بنجاتی ہی۔ جس کا بُرا نتیجہ خاندانوں میں پشتوں تک نمایاں رہتا ہی۔ ہندوستان میں شاید ہی کوئی صوبہ ایسا ہوگا جسکے باشندے دہندگان اس خرابی کے دفعیہ میں مصروف نہیں +

اُمید ہو سکتی تھی کہ مسیحی برادری اس قسم کی فضول خرچی سے بری ہوگی لیکن افسوس کہ اکثر بھائیوں کی توجہ مانند غیر قوموں کے فضول خرچی کیطرف ہی اور کیوں نہ ہو۔ ہندوستانی مسیحی اکثر غیر قوموں میں سے ہیں۔ اور پُرانی عادات اُن میں سرایت کر رہی ہی۔ ہنوز مسیحی برادری چھوٹی اور بچپن میں ہی۔ اور یہی موقع ہی کہ جس میں بُرے دستورات کو جڑ پکڑنے اور بڑھنے



سے روکنا مناسب ہی۔ ظاہر ہی کہ قوموں اور برادریوں کی فضول خرچی کسی ایک شخص کے حکم سے دفع نہیں ہو سکتی صرف اتنا ہو سکتا ہی کہ برادری جمع ہو کر فضول خرچی کے خلاف صاف اور تاکیدی رائے کا اظہار کرے +

ایسے ہی دو جلسے ایس۔ پی۔ جی۔ وکیمرج مشن دہلی کے متعلق ہوئے جن میں مندرجہ ذیل قواعد میں سے فی الحال صرف چند غور و بحث کے لئے پیش کئے گئے تاکہ بیاہ شادیوں کے خرچ کی نسبت کوئی خاص اندازہ اور میزان مقرر ہو جسکا لحاظ آئندہ کو جماعت کے تمام ممبران کریں۔ باقی ترمیم آئندہ ہدیۂ ناظرین ہوگی +

قواعد

منگنی اور شادی کے اخراجات کی نسبت چند قواعد جو سنٹرل پنچائت* نے بموجب ہدایت چرچ کونسل مرتب کئے

(۱) منگنی نہایت ہی سادہ طور پر ہو۔ اس وقت کسی طرح کی نمائش یا خرچ کی ضرورت نہیں فقط یہہ چاہئے کہ دو چار رشتے دار اور دوست حاضر ہوں جو پیچھے اس معاملہ کے گواہ رہیں +

(۲) اگر کوئی منگنی ٹوٹے اور خرچ کے واسطے سنٹرل پنچائت کے سامنے دعوی کیا جائے تو واضح ہو کہ پنچائت کوئی خرچ نہ دلائیگی +

(ا) بابت بچولیوں کے جنھوں نے شاید منگنی کے وقت یا منگنی سے پہلے کسی طرح کی مدد دی ہو اور جنکے اوپر کچھ خرچ ہوا ہو +

(ب) ایسے انعام یا تحفے کے جو کہ سوائے والدین کے کسی اور دوست یا رشتے دار کیطرف سے لڑکی یا لڑکے کو دئے گئے ہوں +

* سنٹرل پنچائت وہ منتخب اشخاص طوب ہیں جنکو یہاں کی کلیسیا ہر دوسرے سال مشن کی اصلاح اور مقدمے وغیرہ کیلئے چن لیتی ہی +

(۳) اگر منگنی ٹوٹے اور سنٹرل پنچائت کے نزدیک اس کے ٹوٹنے کا ایک فریق قصوروار اور قابل سزا ہی تو خرچ کے علاوہ پنچائت کو اختیار ہی کہ وہ اس جرم کی حیثیت کے اندازے سے کوئی جرمانہ بھی لگائے اور یہہ جرمانہ گرجہ کے چندہ میں داخل کیا جاوے +

(۴) شادی کے وقت حتی المقدور خرچ بڑہایا نہ جائے۔ صرف ظاہری نمائش۔ یعنے کھانا۔ آتشبازی اور دیگر آرائش کی بابت لڑکی والا اپنے تین مہینے کی آمدنی اور لڑکے والا اپنے دو ماہ کی آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرے۔ اس رقم میں وہ چیزیں مثلاً انگوٹھی یا دیگر جہیز کی چیزیں شامل نہیں ہیں۔ وہ بالکل والدین کی مرضی پر موقوف ہیں +

(۵) اس بات کی اشد تاکید کیجاتی ہی کہ شادی کے وقت شراب کا استعمال مناسب نہ سمجھا جائے اور کہ منگنی یا شادی ہرگز قرض کے روپے سے نہ ہو۔ اور قرض لے کر خرچ کرنا سب کے نزدیک بڑا عیب ہی +

میرے خیال میں اگر نیوتے کی رسم ہم مسیحیوں میں بھی رائج ہو تو بدوں قرض لئے ترکیب سے باسانی شادی ہو سکتی ہی۔ لیکن ہاں غیر قوموں کے نیوتے کی رسم میں کچھ اصلاح کی ضرورت ہی۔ لہذا میں آئندہ پھر نیوتے کی رسم سے ناظرین کو مطلع کرونگا +

الرّاقم
عتیق اللہ از دہلی

دیسی چرچ کونسل پنجاب

ماہ اپریل ۱۸۹۸ء کے دوسرے ہفتے میں دیسی چرچ کونسل پنجاب کا امرتسر میں اجلاس تھا۔ میں بھی آنکھوں میں سلیمانی سرمہ ڈالکر ان کے درمیان وزیٹر بنا بیٹھا رہا میر مجلس پادری ویڈ صاحب تھے جو دیسیوں کے بڑے خیرخواہ ہیں +

مفصل حالات اس اجلاس کے تو اُن کی رپورٹ سے معلوم ہونگے میں صرف یہہ چاہتا ہوں کہ ایک سرسری نظر اجلاس پر دوڑادوں اور ناظرین نور افشاں میری دوڑ کو دیکھکر کونسل کی رپورٹ کی ٹیڑھی چال کو سمجھ سکیں +

(۱) مضامین جو کونسل میں پڑھے گئے پادری دھاون صاحب کا مضمون جو کونسل کی گذشتہ کارستانیوں پر بحث کا تھا ایک طویل مضمون تھا۔ پُر معنے۔ اور نہایت دلچسپ بعض نے اس کو کونسل کے حق میں سخت خیال کیا۔ لُب لباب اُس مضمون کا یہہ تھا کہ ہم کہتے بہت کچھ ہیں۔ مگر کرتے بہت تھوڑا ہیں مجھے اُمید ہی کہ رپورٹ میں کُل مضمون چھپیگا

دوسرا مضمون ڈاکٹر ناصر صاحب افیشیٹنگ سول سرجن گورداسپور کا تھا۔ اور وہ سی ایم۔ ایس (چرچ مشن) کی عبادتوں کے طریق پر تھا۔ آپ نے عبادت کی سادگی پر بہت زور دیا اُن کے مضمون کا ایک ایک فقرہ دلوں میں گدگدی کرنے والا تھا۔ یہی دو مضمون بہت اچھے تھے +

(۲) کام کی نسبت بحث۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ نیز۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی۔ سب سے عجیب رائے بابو وارث الدین صاحب کی تھی۔ جس کو غالباً یورپین لوگوں نے پسند کیا ہوگا۔ بابو صاحب موصوف لااوصاف نے فرمایا۔ کہ "دیسی جو چاہتے ہیں کہ ہمیں اختیارات ملیں ہم اکیلے ہو کر کام کریں۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جن لیاقتوں اور تجربوں کو انگریزوں نے صدیوں میں سیکھا۔ ہم اُنکو پچاس برس میں کیونکر کر سکتے ہیں"۔ یہہ تو آپ کی تقریر کا خلاصہ +

مختصر جواب اس کا بابو سنگھی صاحب نے اُسیوقت دیدیا تھا کہ دوسروں کے صدیوں کے تجربات آج ہم دنوں اور مہینوں میں سیکھ لیتے ہیں۔ مگر راقم کی طرف سے



یہہ پریکٹیکل جواب ہی کہ چرچ کونسل کے تین دیسی پادریوں کے کام سے میں واقفیت رکھتا ہوں جن کے کام پر کسی ولایتی کا اختیار نہیں۔کسی قدر وہ خود مختار ہیں ✦

(الف) پادری فتح مسیح صاحب فتح گڑھ۔ انکا کام قابل اطمینان ہی۔ ان کے استاد نیک۔ محنتی۔ اور انگریز مشنریوں کے استادوں کی طرح لالچی نہیں۔ یہہ میرا ذاتی تجربہ ہی۔ علاوہ اِس کے اُن کے علاقہ کے دیہاتی مسیحی جب سے ان کے سپرد ہوئے ہیں۔ یا تو وہ مسیحی ہو گئے ہیں۔ یا جو شخص لالچی تھے بلا واسطہ ہو گئے ہیں۔ عموماً جس قدر مسیحی ہیں اچھے ہیں۔ انگریز مشنری کے علاقہ سے یہہ علاقہ روحانی طور پر بہتر ہی ✦

اجنالہ

(ب) پادری صادق مسیح صاحب کے علاقہ میں کیا نقص ہی۔ کونسا کام ادھورا ہی۔ بابو وارث الدین صاحب جانتے ہیں کہ بار کے علاقہ میں سب سے بہتر مسیحی جو ہم کو ملے۔ سونک کلاں کے تھے۔ اور وہ پادری صادق مسیح صاحب کے علاقہ کے تھے۔ اُن کے علاقہ کے استاد بھی میں نے اچھے ہی دیکھے۔ بلکہ ایک استاد جس کو میں مدت سے جانتا ہوں کہ بھنگی۔ چرسی تھا۔ اُن کے پاس اب بہت اچھے حال سے رہتا ہی ✦

(ج) پادری دودھا واصل صاحب بھڑوال کا علاقہ جہانتک مجھے معلوم ہی۔ اچھا ہی۔ بلکہ ہندو اور محمدی مسیحیت سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور کام اچھی طرح سے چل رہا ہی۔ بلکہ یہہ تین علاقے ایسے ہیں۔ جو سی۔ ایم۔ ایس میں اوّل درجہ کے کہنے چاہئیں۔ کوئی نقص اور خرابی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بدرجہا بہتر کہنا چاہئے۔ سچ پوچھو تو کم خرچ بالانشیں کہئے۔ ایک ولایتی مشنری کے اکیلے کا خرچ اور یہاں سارے علاقہ کا خرچ ✦

ببیں تفاوت راہ از کجاست تابکجا

باوجود اس کے یہہ پورے آزاد نہیں۔ سب کام کامل آزادگی سے کر نہیں سکتے۔ اگر پوری آزادگی اور پورے اختیارات کام کے دئے جاویں۔ تب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دیسی کتنا اور کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اِس موقعہ کے مناسب حال مجھے وہ افیمی کی نقل یاد آتی ہی۔ ایک افیمی کی عورت اُسے بہت دق کرتی تھی کہ تو کام نہیں کرتا۔ کہیں کمانے کو نہیں جاتا۔ بیچارہ لاچار ہو کر ایک دن نکل گیا۔ دوپہر کو کسی تکیہ میں سو گیا۔ سو کر اُٹھا تو افیون کی پینک میں منہ اپنے ہی گھر کی طرف دے چل دیا۔ کسی افیمی کا گھر پوچھتا پوچھتا اپنے ہی گھر آ پہنچا۔ بیوی نے جو دیکھا تو مارے غصے کے ایک دو ہتھڑ دیا۔ افیمی کی پینک جاتی رہی۔ دیکھتا کیا ہی کہ پیچھے بیوی صاحبہ ہیں۔ بڑے غصہ سے کہتا ہی۔ کہ بیوی اگر اسی طرح تم ہمارے ساتھ ساتھ رہو۔ تو ہم سے کمائی ہو چکی۔ سو یہی حال ہمارا ہی۔ کہ مشنری صاحبان کا دو ہتھڑ تو ہمارے پیچھے لگا رہتا ہی۔ کام ہم سے کیونکر ہو ✦

سنئے صاحب۔ وہی اللہ کا روح ہی کام کرنے والا۔ جو انگریزوں میں کرتا ہی۔ اور حبشی میں کرتا ہی۔ وہی ہم ہندوستانیوں میں کرتا ہی۔ مگر یکدلی اور اعتبار چاہئے کاش ہمارے خدام دین مشنری صاحبان ہم پر اعتبار کریں۔ اور ہم آپ کو انہیں اعتبار کے لایق بنا دکھاویں تو آج ہی خدا کی برکت بارش کی طرح برسے گی۔ خداوند برکت دے کہ روح کی یگانگت اور صلح کے بند سے باندھے جاویں ✦

الراقم

ابو الاکرام والانعام

✦

دینی خبریں

کیا بائبل کوئی خراب کتاب ہی؟ نہیں ہرگز نہیں

مگر تو بھی دنیا میں ہر زمانے کے لوگوں نے شروع شروع میں اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا ہی۔ سنا گیا ہی کہ حال میں ہی شرقی ترکی کے ایک اعلیٰ افسر نے بائبل کی دو کاپیاں پکڑ لیں اور دانیئیل نبی کی کتاب کے بارھویں باب کی پہلی آیت کے باعث جلا دینے کا فتویٰ دیا۔ اور اب دھمکی دیتا ہی کہ میں وہ سب کتابیں کہ جن میں یہہ فقرہ پایا جاتا ہی اکٹھی کر کے جلا دونگا ✦

ضلع مدورا کے ہندوؤں نے ایک ہسپتال بلاگت قریب چالیس ہزار روپئے کے بنا کر امریکن بورڈ کو دیدیا ہی اور صاف صاف کہدیا ہی کہ ہر روز اس کے کمروں میں انجیل سنائی جایا کرے۔ اُس شہر کی خوبصورت عمارتوں میں یہہ عمارت تیسرے درجے پر ہی ✦

کرسچن انڈیور یونائٹڈ سوسائٹی کے سکرٹری نے ۹ مارچ کو سوسائٹیوں کی نسبت حسب ذیل سہ ماہی رپورٹ دی ہی ✦

اضلاع متحد

جوانوں کی سوسائٹیاں	۲۷۹۷۳
جونیر	۱۱۹۴۶
انٹرمیڈیٹ	۵۴۲
مادرس	۷۰
سینیر	۲۳

کنیڈا

جوانوں کی سوسائیٹیاں	۲۹۲۸
جونیر	۵۰۰
انٹرمیڈیٹ	۹
پیرنٹ	۲
مادرس	۱

فارن لنڈس

جوانوں کی سوسائیٹیاں	۷۷۴۵
جونیر	۸۶۲
سینیر	۶
انٹرمیڈیٹ	۵
مادرس	۵
فلوٹنگ سوسائٹی	۱۱۸
کُل سوسائیٹیاں	۵۷۷۱۷
کُل ممبر	۳۱۶۳۰۲

آرفینیج پریس پونا کی طرف سے ایک ماہواری کاغذ بنام "بندھو پرتی" مرہٹی زبان میں شایع ہونے لگا ہی- یہہ دیسی پرسبی ٹرین کلیسیاؤں کا کاغذ ہی +

مہابلیشور کی کنوینشن روحانی زندگی کی ترقی کے لئے ۲۴ سے ۲۷ اپریل ۱۸۹۹ء تک ہوئی- کنوینشن کا موٹو یہہ تھا کہ "یسوع پر غور کرو" ڈاکٹر وائٹ صاحب نے روح میں چلنے کی نسبت فرمایا-

(۱) ہم کو روح میں جینے کے لئے روح سے پیدا ہونا چاہئے-

(۲) ممکن ہی کہ ایک شخص میں روحانی زندگی ہو مگر تو بھی روح میں جیسی زندگی بسر کرنا چاہئے- بسر کرتا ہو-

(۳) روحانی زندگی کا جاری رہنا فوق العادت ہی

مسٹر ایڈی نے بتلایا کہ بنی اسرائیل کے تجربے کی تین منزلیں تھیں- یعنے مصر- بیابان اور کنعان- مصر دنیا سے یا اُس وقت سے کہ جو دل کی تبدیلی سے پیشتر تھا- تشبیہہ دیا جاسکتا ہی- بیابان اور کنعان مسیحی تجربے کے نمونے ہیں- بیابان میں پیاس- آوارگی بے آرامی کُڑکُڑانا اور شکست پائی جاتی ہی- اور کنعان میں پانی کے چشمے- ہر ایک طرف آرام- شکرگذاری اور فتح پائی جاتی ہی

روح القدس کے حاصل کرنے کی چار شرائط بتلائی گئی تھیں-

(۱) اگر کوئی پیاسا ہو (یوحنا ۷: ۳۷) ضرور ہی کہ روح کے لئے خواہش ہو +

(۲) فرمانبرداری (اعمال ۵: ۳۲) یعنے اپنی مرضی خدا کو سونپنا-

(۳) گلتی ۳: ۲ و ۱۴- ایمان کے وسیلے رُوح کا وعدہ-

(۴) دعا میں لگے رہنا (لوقا ۱۱: ۵-۱۳)

ہم کو یہہ خبر سُنکر خوشی ہوئی کہ پادری انڈرومر اور پادری- ایف- بی- مائر- اور آر- ٹوری اور مسٹر جان آرماٹ صاحبان کے آئندہ سال سردی کی موسم میں ہندوستان آنے کی امید ہی +

فری چرچ مشن چنگل پٹ واقعہ مدراس کے پادری اے- انڈروز صاحب نے مسیحی کسانوں کے لئے ایک گاؤں کی بنیاد رکھی ہی- پادری صاحب مذکور نے پچھلے چھہ سال کے عرصے میں تین گاؤں آباد کئے ہیں اُن کے آباد کرنے میں بہت تھوڑا خرچ ہوا- اور اب مشن کو اُن گاؤں کی مدد کے لئے ایک کوڑی بھی خرچ کرنی نہیں پڑتی ہی- کاشکہ پنجاب میں بھی اِس قسم کے چند گاؤں دیہاتی مسیحیوں کو خود مختیار بنانے کے لئے آباد کئے جاویں +

لوتھرن مشن کی ۱۸۹۸ء کی پچپن سالہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ سال اُس مشن کیلئے بڑی کامیابی کا سال ہی- اِس سال میں ۱۴۵۰ اشخاص کلیسیا میں شریک ہوئے اور اب کل ممبروں کی تعداد ۱۶۱۶۴ ہی- ۱۴۵۰ میں سے ۱۰۸۰ اشخاص عشائے ربانی میں شامل ہوئے ابھی تک ۳۵۳۹ متلاشی ہیں پچھلے سال کی نسبت ۵۱۰ زیادہ متلاشی ہیں +

سرکاری خبریں

مسٹر کرپی سنگھ ڈسٹرکٹ جج جہلم اوسی عہدہ پر دو سال میں تبدیل کئے جائیں گے- اور اُنکی جگہ جہلم میں سردار شیر احمد خاں سی- آئی- ای- اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر مقرر ہوگئے- لالہ سری رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر عدالت خفیفہ امرتسر کے جج مقرر ہوگئے- اور امرتسر میں منشی دھنپت رائے تحصیلدار امرتسر قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوگئے- مرض طاعون کے خاص کام پر ضلع جالندھر میں زائد افسران موسومہ ذیل تعینات ہوئے ہیں- لفٹنٹ سی- ایچ- بک- صاحب اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور- مسٹر ایف ایچ برٹن صاحب اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی- شیخ اصغر علی اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ اور لفٹنٹ جی سی بی- اینجلو صاحب اسسٹنٹ کمشنر حصار لالہ جوالا پرشاد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کانگڑہ کو جب مسٹر اسلیم سٹو صاحب کام سے سبکدوش کریں گے تو صاحب اول الذکر فیروزپور میں بھیجے جائیں گے سردار داالا گوہر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس بُلائے گئے ہیں اور سردار گورمکھ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن مئی ۱۰- امیر البحر ڈیوی تار کرتا ہی کہ باغی خونخوار اور بے بس ہوتے جاتے ہیں- وہاں کے انگریزی رئیسوں نے امیر البحر ڈیوی پر اپنی نازک حالت کو ظاہر کیا ہی اور یہہ بھی جتلایا ہی کہ عوام فاقہ سے مرتے ہیں +

امریکہ کا تارپیڈو کا جہاز ونسلو نامی نے کیوبہ کے ساحل پر اتوار کے روز تین سپین کے جنگی جہازوں کو بے سروسامان کر دیا اور ایک کو ناقابل کر دیا مگر اُس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا +

امریکہ کے بحری محکمہ نے دریافت کیا ہی- کہ سپین کا جنگی بیڑا ابتک کاڈز میں ہی +

ایک امریکہ کا باربرداری کا جہاز مقام ٹمپا سے معہ سامان خورش اور گولہ بارود کے کیوبہ کے باغیوں کے لیے بھیجا گیا ہی- اِس کے ساتھ امریکہ کی فوج کا ایک دستہ بھی ہی +

لنڈن مئی ۱۰- بلگیریا سرویہ پر یہہ الزام لگاتا ہی کہ وہ سیڈونیا سے ہماری آمد و رفت کو روکتا ہی- اور دھمکی دیتا ہی کہ اِس سے ہمارے تعلقات ٹوٹ جائینگے- سرویہ اِس الزام سے انکار کرتا ہی +

بمبئی- مئی ۱۱- کل بمبئی میں وبا سے ۹ واردات اور ۱۴ اموات ہوئیں +

کراچی مئی ۱۰- دس تاریخ کو کراچی میں وبا کی ۹۶ واردات اور ۷۷ اموات ہوئیں +

لنڈن مئی ۱۱- اِس پر عموماً سب کا اتفاق ہی کہ سپین کا کیپ ورڈ والا سکواڈرن جسکی نسبت خیال تھا کہ مغرب کیطرف کو روانہ ہوگا- مقام کاڈز میں رہنے کا ارادہ کرتا ہی +

اِس موقعہ کی تبدیلی سے امریکہ کو موقعہ ملیگا کہ بلا روک پورٹو ریکو پر حملہ کرے اور کیوبہ پر ایک بڑی فوج کے ساتھ سر دست حملہ آور ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ کا اخبار افیشل مسنجر نامی بیان کرتا ہی کہ ۲۵ اپریل کو ایک اقرار نامہ پر مقام ٹوکیو میں دستخط ہوئے ہیں جس میں روس اور جاپان اقرار کرتے ہیں کہ ہم کوریہ کے معاملات میں دخل نہ دینگے +

بمبئی مئی ۱۲- کل وبا سے ۱۲ واردات اور ۱۴ اموات ہوئیں +

لنڈن مئی ۱۲- جنرل میرٹ مقرر کیا گیا ہی کہ امریکہ کی فوج کے پانچ ہزار آدمیوں کے دستہ پر کمان کرے- یہہ دستہ سین فرینسکو جزائر فلپائن کی طرف روانہ ہوگا- اِس میں اڑہائی ہزار باقاعدہ سپاہی اور اڑہائی ہزار والنٹیر شامل ہیں +

اگرچہ واشنگٹن سے سرکاری طور پر خبر آئی تھی کہ سپین کی بحری فوج کاڈز میں ہی- مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہہ رپورٹ غلط خبر پر مبنی تھی- سپین کوشش کر رہا ہی کہ اپنی بحری فوج کی حرکتوں کو پوشیدہ رکھے +

سینر سگیسٹا وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں ظاہر کر دیا ہی کہ سپین کی موجودہ یا آئندہ کی گورنمنٹ بھی آخر تک جنگ کو کرتی جائیگی +

کل امریکہ والوں نے کیوبہ کے مقامات سینفیوگاس اور کارڈناس پر ایک بارگی حملہ کیا- پہلے مقام میں اُنہوں نے فوج کو کنارہ پر اُتارنے کی کوشش کی مگر ہٹائے گئے اور دوسرے مقام میں بھی یہی حال ہوا +

امریکہ کا تارپیڈو کا جہاز ونسلو نامی معہ جنگی کشتیوں کے بندرگاہ میں داخل ہوا- مگر سپین کی باٹری نے انپر خوب فیر کئے- ونسلو کا بوائلر پھٹ گیا اور ایک جنگی کشتی ناقابل ہوگئی- اِس پر ہڈسن نامی جہاز نے ونسلو کی مدد کرنی چاہی- لیکن اسیوقت ایک بمب کا گولہ اِس جہاز کے میگزین پر آپڑا اور پھٹ گیا جس سے ایک لفٹنٹ اور چھہ آدمی مر گئے اور سوائے تین جہازیوں کے تمام زخمی ہوئے +

خبر ہی کہ امریکہ والے پورٹو ریکو کا محاصرہ کر رہے ہیں +

لنڈن مئی ۱۳- بدھ کے روز امیر البحر سمپسن نے امریکہ کے ۹ جنگی جہازوں کے ساتھ جزیرہ پورٹ ریکو کے بندرگاہ سین جوان پر گولہ باری کی اور وہ بہت جلد باٹری کے بند کرنے اور قلعہ کو مسمار کرنے میں کامیاب ہوئے +

سپین کی بحری فوج زیر کمان امیر البحر سروریرا کیپ ورڈ سے جزیرہ مارٹینیک میں پہنچگئی ہی اور اب بحری لڑائی ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہی +

لنڈن مئی ۱۴- سپین کی بحری فوج کی پوشیدہ حرکتوں کے باعث امریکہ والے کیوبہ اور پورٹو ریکو میں اترنے سے باز رکھے گئے- اور اب اسطرف کچھہ بھی نہ کیا جاویگا- جبتک کہ سپین کی بحری فوج برباد نہ کیجاویگی +

لنڈن مئی ۱۴- امیر البحر سمپسن کی گولہ باری کی خبر کی نسبت مبالغہ کیا گیا ہی- حال کی خبروں سے معلوم دیتا ہی کہ تھوڑا نقصان سپین کا ہوا +

لنڈن مئی ۱۴- فیصلہ ہو چکا ہی کہ بجائے ۵۰۰۰ کی فوج کے ۱۵۰۰۰ امریکہ کی فوج منیلا کو بھیجی جائیگی +

لنڈن مئی ۱۵- مسٹر چیمبرلین کی سپیچ نے جو صاحب موصوف نے انگلو امریکن الائنس کی تحریک میں دی تھی سپین میں غصہ کے جوش کو پیدا کر دیا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ سپین کی گورنمنٹ دیگر دولہائے یورپ کی توجہ کو اُس خطرہ کی طرف مبذول کریگی جو اِس قسم کے الائنس سے یورپ کے معاملات میں خلل اندازی کریگا +

لنڈن مئی ۱۶- ملکہ نے مسٹر گلیڈسٹون کو ایک خط لکھا ہی جس میں اُنہوں نے اُنکی خدمات کا شکریہ ادا کیا ہی جو صاحب موصوف نے اپنی دراز پبلک زندگی سے اپنے ملک کے لیے کی ہیں +

مضامین مفید المبتدین

خدا ہمارا باپ ہی

لڑکوں کے ماباپ اِسی دنیا میں ہوتے ہیں۔ وہ اُنکے کھانے پہننے کی فکر رکھتے ہیں۔ اُنکی بھلائی کے ہر طرح سے خواہاں رہتے اور اُنکو پیار بھی کرتے ہیں۔

پر اِس زمینی باپ کے علاوہ ہمارا ایک اور بھی باپ ہی۔ یعنے خُدا جو ہمارا آسمانی باپ ہی۔

اِسی باپ سے کُل زمینی والدین نے اور ہر فرد بشر نے زندگی کی نعمت پائی ہی۔ اور سب کی زندگی اُسی کی قدرت مطلقہ سے بحال رہتی ہی۔ اگر وہ ہم کو نہ سنبھالے۔ تو ہم ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔ وہ سوتے اور جاگتے۔ ہر حال میں ہماری خبر رکھتا ہی۔ اور ہماری زندگی کو بحال رکھتا ہی۔ وہ کبھی نہیں سوتا ہی۔ پر ہمیشہ ہماری فکر رکھتا ہی۔ وہ ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہی۔ گو کہ ہم اُس کو دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہی۔ اور ہمیں جو کچھ درکار ہوتا ہی۔ اگر ہماری بہتری کے لئے ہو تو وہ اپنی رحمت سے ہم کو پہنچا دیتا ہی۔

اکثر لڑکے اپنے والدین سے سرکشی کرتے ہیں۔ اور اُن کے کہنے پر خیال نہیں کرتے بلکہ ناشکرے ہو کے اُنکی تابعداری سے کنارا کرتے ہیں یہہ تو بہت ہی بیجا بات ہی۔ پر اِس سے بھی بُری بات یہہ ہی کہ ہم اپنے آسمانی باپ کو خیال میں نہیں لاتے ہیں اور اُسکے حکموں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ تو بھی وہ ہمارے باپ کی طرح ہم کو نہیں چھوڑتا ہی۔ اگرچہ ہم ناشکری اور نافرمانی کرتے ہیں تو بھی وہ ہم کو پیار کرتا ہی اور ہم کو اپنے پاس بُلاتا ہی کہ ہم اپنی بُری عادتوں کو چھوڑ کے اُس سے نعمتیں اور برکتیں لیں۔ کون ہی جو ایسے پیارے باپ کو پیار نہ کریگا اور اُسکو راضی کرنے کی کوشش نہ کرے گا؛

خدا سب کو یہہ توفیق دے کہ وہ اپنے اِس آسمانی باپ سے محبت رکھیں۔ اور اُسکی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں تب ہر دو جہان میں ہمارا بھلا ہوگا۔ اور آخرت میں ہم کو ابدی خوشی اور سلامتی میسر ہوگی۔ اور وہ خوشی ہم سے ہرگز جُدا نہ ہوگی جس طرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہی اُسی طرح خداوند اُنپر ترس کھاتا ہی جو اُس سے ڈرتے ہیں اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں؛

ایک عجائب گھر کا بیان

اِس دنیا میں ایک ایسا عجائب مکان بنا ہوا ہی کہ اِس ساری دنیا میں کوئی ایسا معمار نہیں ہی۔ جو اُسطرح کا مکان بنانے پر قادر ہو سکتا ہی۔ یہہ مکان تو بہت چھوٹا سا ہی پر دو بڑے سُبک اور مضبوط اور خوبصورت پیل پایوں پر بنا ہی۔ اُس میں صرف دو ہی کھڑکیاں ہیں۔ پر اُنکی روشنی بڑی تیز اور صاف ہوتی ہی۔ مالک مکان اِنکو دن میں کئی بار دھو ڈالا کرتا ہی۔ اِس سبب سے اُن میں کہیں دھبہ تک نظر نہیں آتا ہی۔ رات کے وقت اِن کھڑکیوں پر دو ہرے ہرے پردے پڑ جاتے ہیں جن میں گو چٹکنیاں نہیں ہوتی ہیں پر بڑی مضبوطی سے بند رہتے ہیں؛

اِس گھر میں ایک سامنے کا دروازہ اور دو بغلی کواڑے ہوتے ہیں سامنے کے دروازے میں دو پٹ ہوتے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اِس مکان کے مالک سے بات کرنا چاہے۔ تو صرف بغلی کواڑوں ہی کے وسیلے سے بات کر سکتا ہی۔ اِس گھر کے دونوں پہلو پر دو پہرے والے کھڑے رہتے۔ اور اُسکی حفاظت کرتے ہیں۔ اِس میں ایک چکی بنی ہوئی ہی۔ جس سے مالک مکان کے لئے کھانا پِس پسا کے تیار ہو جاتا ہی۔ اور اُس میں ایسی نلیں لگی ہوئی ہیں کہ کُل مکان میں تراوٹ بنی رہتی ہی۔ یہہ کیسا عجائب گھر ہی۔ ای پڑھنیوالو تم نے اِس گھر کو دیکھا ہی۔ تم اُسکا نام جانتے ہو۔ یہہ عجائب گھر آدمی ہی کا بدن ہی۔ اور خُدا کی عجائب قدرت کا گواہ ہی۔ اُس کے سوا کسی میں طاقت نہیں ہی کہ اِس طرح کا مکان بنا سکے؛

کسی کی بُرائی سے خوش نہونا

کسی بادشاہ کا ایک دشمن بڑا زبردست تھا۔ اُسکو اُسکی طرف سے ہمیشہ خوف رہتا تھا۔ ایک روز کسی شخص نے خبر پہنچائی کہ ای بادشاہ مبارک ہو۔ آج تیرا دشمن اِس جہان سے اُٹھ گیا۔ اب دلجمعی سے سلطنت کر۔ بادشاہ نے یہہ خبر سُنکر گردن جھکائی اور عالم سکوت میں آگیا۔ یہہ شخص انعام کا منتظر کھڑا تھا۔ بادشاہ نے نہایت حسرت و افسوس سے جواب دیا کہ دشمن کی موت پر خوشی کرنا نہ چاہیے کیونکہ ہم کو بھی زندگی جاوید حاصل نہیں۔ آخرش یہہ دن ہم کو بھی پیش آئے گا۔ سچ ہی موت کسی کو نہ چھوڑے گی یہہ راستہ ہمیشہ سے جاری ہی اور ہمیشہ تک جاری رہیگا کوئی ابھی گیا۔ کوئی کچھ دیر بعد جائیگا۔ غرضکہ مسافروں کو جانا ضرور ہی؛

بزرگی کی صفت

ایک لڑکا کم سِن مدرسہ سے اپنے گھر کو جاتا تھا۔ راہ میں ایک شخص نے امتحاناً سوال کیا کہ بزرگی کیا ہی۔ لڑکے نے جواب دیا کہ بزرگی تین چیز سے حاصل ہوتی ہی

اوّل عبادت - دوّم علم - سوم - رُتبہ عالی - اور یہہ بزرگی سن - یعنی عُمر کی کچھ داخل بزرگی نہیں ہی - اب اُن تینوں کے وصف سُنئے کہ عبادت سے وہ بزرگی ہوتی ہی کہ غیر عابد کے سامنے بڑے بڑے آبرودار گردن جُھکاتے ہیں علم کی بھی بزرگی ایسی ہی ہی کہ جس سے خداشناسی حاصل ہوتی ہی - اور تیسرے رتبہ کی بزرگی کا یہہ درجہ ہی کہ شخص ذی مرتبہ کے آگے سب دست بستہ حاضر رہتے ہیں - مرد یہہ سُنکر معقول ہوا اور کہا کہ بیشک تقریر تمہاری راست ہی +

---

(۱)　## ضرورت　(۳)

ایک مشن ڈسپنسری کے واسطے ایک مرد دیسی مسیحی کمپونڈر کی ضرورت ہی - چاہئے کہ سائیل اپنی مسیحی چال چلن کا سارٹیفکیٹ اور کمپونڈری کے علم کی واقفیت کے ثبوت میں سند پیش کرے -

درخواست کرو بنام

ڈاکٹر - ایشٹن - لندن مشن

کچھوا - مرزاپور - این - ڈبلیو - پی -

سرکاری خبریں

پیر قمرالدین تحصیلدار کوہاٹ میں بجائے مولوی احمد شفیع قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہونگے - اور مولوی احمد شفیع شاہپور میں بجائے بھائی دلیپ سنگھ جو کہ راولپنڈی کو تبدیل ہوئے ہیں جائیں گے +

مغل خاں قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈہ کو جب لالہ چیلارام تحصیلدار کام سے سبکدوش کریں گے تو وہ جہلم کو تبدیل ہونگے +　پنڈت جانکی پرشاد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ

سفری ادویات کا بکس



لیجئے ڈاکٹر و حکیم کی بھی ضرورت رفع ہوگئی

ہم نے اُن احباب کی خاطر جنکو ہمیشہ سفر یا دورہ میں رہنا پڑتا ہی ایک نو ایجاد سفری ادویات کا بکس بڑی جانفشانی سے تیار کیا ہی کہ جسمیں عام امرض کی ادویات موجود ہیں اور ان کا عام فہم طریقہ اِستعمال بھی ہمراہ ادویات ہی جس سے ہر ایک شخص اپنی مرض کا خود معالجہ کر سکتا ہی - اور نیز تبدیل آب و ہوا کے باعث جو امراض سفر میں تکلیف دیتی ہیں ان ادویات کے استعمال سے شروع ہوتے ہی رفع ہو جاتی ہیں - بلحاظ ہمدردی اور فائدہ عام کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہی +

المشتھر - ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر لودیانہ

سپلیئن پلز یعنی تلی کی بیخطا گولیاں

تلی کا بڑھ جانا ایک ایسا خراب مرض ہی کہ انسان کی شکل و شباہت کو بگاڑ دیتا ہی اور خونِ انسانکو جو زندگی کیلئے ایک جزِ اعظم ہی کمزور بنا دیتا ہی - ہمنے سالہا سال کے تجربے کے بعد یہہ بےنظیر گولیاں اِس مرض جانکاہ کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دینے کیلئے نہایت محنت و مشقت سے تیار کی ہیں - اِس لئے ہم دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہووے تو ان عمدہ اور بیخطا گولیوں کو استعمال کرے قیمت فی بکس جسمیں ۰ ۴ گولیاں ہیں عہ

طریقہ استعمال - صبح و شام کے کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ نگل لو - جُغتہ نوشی سے پرہیز کرنا واجب ہی اور اگر مرض اِسکا بہت علاوی ہو تو کسی قدر کم کردیوے +

المشتھر - ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر لودیانہ

---

(۱)　## جنرل لیک میموریل سکرپچر پرائیزز　(۱)

سنہ ۱۸۹۸ء کا امتحان

اُمیدواروں کے نام معہ درجوں کی تشخیص کے جن میں وہ امتحان دیا چاہتے ہیں - اوّل جون سنہ ۱۸۹۸ء تک یا قبل اِس کے سکرٹری کے پاس بھیجنے چاہئیں امسال ۱۳ و ۱۴ جولائی کو امتحان ہوگا - مفصل کیفیت ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہیں +

پادری - ای - اے - کاسٹن - سکرٹری - امرتسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں +

لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این - ڈبلیو - آر - ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

تعداد پیدائش از ابتدائے ۸ مئی تا ۱۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء (۱۲)

تعداد اموات از ابتدائے ۸ مئی تا ۱۴ مئی سنہ ۱۸۹۸ء (۲۷)

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا